

98407-خادمہ سے شادی اور اس کا کفیل ولی بنے

سوال

ایک شخص کی بیوی دائمی بیمار ہے اور اس سے اس کے تین بچے بھی ہیں، وہ اپنے گھر والوں سے دور ملازمت کرتا ہے بعض اوقات اس کی بیوی کئی کئی دن ہسپتال میں رہتی ہے تو اس طرح وہ شخص اولاد اور کام میں ضائع رہتا ہے، اس نے فیصلہ کیا کہ ایک امانتدار خادمہ لے آئے تو اس نے ایک شخص کے ہاں خادمہ دیکھی جسے وہ لوگ امین قرار دے رہے تھے، وہ خادمہ اس کے پاس کچھ مدت رہی تو اس نے بالکل انہی اوصاف کا مالک پایا جو انہوں نے بتائے تھے۔

لیکن وہ کہتا ہے کہ وہ اس پر پردہ کرنا لازم نہیں کر سکتا اور ہو سکتا ہے اس پر اس کی نظر بھی پڑ سکتی ہے، اور اسی طرح اس کی بیوی جب ہسپتال میں ہو تو اس سے خلوت کا بھی ڈر ہے، اس کا سوال ہے کہ کیا وہ اس سے شادی کر لے، اس کی نیت میں طلاق نہیں جب تک وہ موجود ہے۔

اس نے کسی عالم دین سے سنا ہے کہ کفیل خادمہ کا ولی ہوتا ہے، تو کیا وہ بیوی سے خفیہ طور پر خادمہ سے شادی کر لے اس میں دو گواہ بھی ہوں تاکہ فتنہ سے بچ سکے، یا اسے کیا کرنا چاہیے

؟

پسندیدہ جواب

اول :

گھروں میں کام کاج کرنے والے گھریلو ملازمین غلام اور لونڈیوں کے حکم میں نہیں آتے، بلکہ ان کا حکم تو ان خاص ملازمین کا ہے جو مالک کے پاس کچھ مدت کے لیے ملازمت کرنے آتے ہیں۔

خادما کے بارہ میں کلام بیان ہو چکی ہے کہ انہیں ان کے ملک سے لانے میں کیا ممانعت اور خطرات پائے جاتے ہیں اور جن گھروں میں وہ بطور خادما کام کرتی ہیں ان میں کیا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (26282) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں۔

دوم :

ہمارے علم کے مطابق تو کسی بھی اہل علم نے نہیں کہا کہ خادمہ کا کفیل اس کا ولی ہوتا ہے، کیونکہ خادمہ تو ایک آزاد عورت ہے، اور اس کا ولی اس کا والد یا اس کا بیٹا یا اس کا بھائی ہوگا، لیکن اس کا

لفیل تو اس کے لیے ایک اجنبی مرد کی حیثیت رکھتا ہے، اسے اس پر کوئی ولایت حاصل نہیں۔

سوم:

گھر میں کام کاج کرنے کے لیے خادمہ سے معاہدہ کرنے والے کے لیے اسے دیکھنا یا اس سے خلوت کرنی جائز نہیں، کیونکہ وہ عورت اس کے لیے اجنبی ہے، اور وہ بھی اس خادمہ کے لیے ایک اجنبی مرد کی حیثیت رکھتا ہے، اس پر بھی وہی کچھ لاگو ہوتا ہے جو دوسری اجنبی عورتوں پر لاگو ہوتا ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”خادما کا خطرہ بہت عظیم ہے، اور یہ بہت بڑی مصیبت ہیں، اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کے لیے اجنبی عورت سے خلوت کرنی جائز نہیں چاہے وہ خادمہ ہو یا کوئی اور مثلاً بھانجی یا چچی، یا پھر سالی، یا مامی وغیرہ، اور نہ ہی وہ کسی پڑوسی کی عورت سے خلوت کرے، اور نہ ہی کسی دوسری اجنبی عورت سے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”کوئی مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوت مت کرے؛ کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے“

لہذا اس کے لیے کسی اجنبی عورت سے اور نہ ہی کسی خادمہ وغیرہ سے خلوت کرنی جائز نہیں، اور اس کے جائز نہیں کہ وہ گھر کے لیے کافر ملازم ملک میں لائے، اور کام کاج کے لیے کافر ملازمین لانا بھی جائز نہیں، اور نہ ہی اس جزیرہ عرب میں کافر خادما لانا جائز ہیں ”انتہی

دیکھیں: فتاویٰ الشیخ ابن باز (15)

(41-40).

چہارم:

سائل کا اپنے گھر میں کام کاج کرنے والی خادمہ کے ساتھ شادی کرنے کی سوچ ایک اچھی سوچ ہے؛ تاکہ وہ حرام کام سے بچ سکے اس پر حرام نظر بھی پڑ سکتی ہے اور خلوت بھی ہوتی ہے یا اس سے بھی زیادہ سخت (اللہ نہ کرے) زنا وغیرہ، لیکن اس خادمہ سے شادی کرنے سے قبل اسے چند ایک امور پر متنبہ رہنا ہوگا:

1 وہ اس خادمہ سے شادی کے بعد اسے

بیوی کے پورے حقوق دے، یعنی اس کا نفقہ، اور مہر اور اس کے پاس رات بسر کرنا، اور پہلی بیوی اور اس کے درمیان عدل کرنا، اس کے حق میں کوئی کمی نہیں کہ وہ خادمہ ہے، کیونکہ وہ تو اس کی بیوی بن جائیگی، اور اسے وہی حقوق حاصل ہونگے جو پہلی بیوی کو حاصل ہیں۔

2 اس سے نکاح اس وقت تک کرنا حلال

نہیں جب تک اس کا ولی راضی نہ ہی اور اس کا ولی اس کا والد ہے، یا تو اس کا ولی بنفسہ خود حاضر ہو، یا پھر وہ جسے چاہے اپنا نائب اور وکیل بنا دے۔

3 اس عقد نکاح پر دو عادل گواہ بھی

گواہی دیں یا پھر لوگوں کی ایک جماعت کے سامنے یہ عقد نکاح کیا جائے، اور پہلی بیوی کو بتانا شرط نہیں، لیکن اس کے لیے اسے لوگوں سے خفیہ رکھنا حلال نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے سے خاوند اور بیوی دونوں کے لیے ضرر ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں حقوق زوجیت سلب ہونے کا خطرہ ہے، مثلاً مہر اور نسب کا ثبوت اور اولاد اور وراثت میں ان کا حق۔

4 اس کے حقوق سے روکنا جائز نہیں

مثلاً استمتاع اور اولاد پیدا کرنا وغیرہ اس لیے اس کی اجازت کے بغیر جماع میں عزل کرنا جائز نہیں، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ اسے اولاد پیدا کرنے سے روکا جائے، کیونکہ استمتاع اور اولاد حاصل کرنے کا حق خاوند اور بیوی دونوں کے مابین مشترک ہے، اس لیے اسے اس سے محروم کرنا جائز نہیں۔

5 پہلی بیوی اور اس کی اولاد کے

ساتھ معاملات کرنے کے طریقہ میں متنبہ رہنا واجب ہے، کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے، اس لیے اس کا احترام اور قدر اور اس کے مناسب تکریم کرنا ضروری ہے، اور اس کے لیے جائز

نہیں کہ وہ اس کی دوسری بیوی کے ساتھ براسلوک کریں تو وہ اس پر راضی ہو کہ وہ ایک اجنبی خادمہ ہے، لیکن حقیقت میں تو وہ اس کی بیوی بن چکی ہو۔

اسے چاہیے کہ ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ اس کو سامنے رکھے تاکہ شرعی شادی ہو، اور اسے باطل یا ناقص کرنے والی اشیاء سے خالی رہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ اس کی بیوی کو شفا یابی نصیب کرے، اور اگر دوسری شادی میں اس کے لیے خیر و بھلائی ہے تو اس میں آسانی پیدا فرمائے۔

واللہ اعلم۔